مدنی مذاکرہ (قسط 4)

ہمارے سُوالات اور

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی

کے جوابات

بُلند آواز سے ذِکر کرنے میں حکمت

(مع دیگر دلچسپ سُوال جواب)

مجلس:

مَدنی مذاکرہ (دعوتِ اسلامی)

پہلے اِسے پڑھ لیجئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے بانی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمّد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دامت بَرَکاتُہُمُ الْعالِیَہ نے اپنے مخصوص انداز میں سنتوں بھرے بیانات، علم وحکمت سے معمور **مَدَنی مذاکرات** اور اپنے تربیت یافتہ مبلغین کے ذَرِیعے کچھ ہی عرصے میں لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں مدنی انقلاب برپا کر دیا ہے، آپ دامت بَرَکاتُہُمُ الْعالِیَہ کی صحبت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے **مَدَنی مذاکرات** میں مختلف قسم کے مثلاً عقائدواعمال، فضائل ومناقب، شریعت وطریقت، تاریخ و سیرت، سائنس وطِبّ، اخلاقیات و اِسلامی معلومات اور دیگر بہُت سے موضوعات کے متعلق سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت بَرَکاتُہُمُ الْعالِیَہ انہیں حکمت آموز وعشقِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔ امیرِ اہلسنّت دامت بَرَکاتُہُمُ الْعالِیَہ کے ان عطا کردہ دلچسپ اور علم وحکمت سے لبریز اِرشادات کے مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مقدّس جذبے کے تحت **دعوتِ اسلامی** کی **مجلس مَدَنی مذاکرہ** ان مَدَنی مذاکرات کو ضروری ترمیم کے ساتھ تحریری گلدستوں کی صورت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہی ہے۔ اس **مَدَنی مذاکرہ** کے تحریری گلدستہ کا مطالعہ کرنے سے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عقائدواعمال اور ظاہر وباطن کی اصلاح، محبتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ وعشقِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ مزید حصولِ علمِ دین کا جذبہ بھی بیدار ہوگا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مجلس مدنی مذاکرہ

یکم شعبان المعظم ۱۴۲۹ھ / 04 اگست 2008ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

بُلند آواز سے ذِکر کرنے میں حکمت

(مع دیگر دِلچسپ سُوال جواب)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (48 صَفْحات) مکمل پڑھ لیجئے

اِنْ شَآءَ الله عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پَروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ خُوشبودار ہے: ''جس نے کہا: جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ[1] 70 فِرِشتے ہزار دن تک اُس کیلئے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔''

(مَجْمَعُ الزَّوائِد ج ۱۰ ص ۲۵٤ حدیث ۱۷۳۰۵ دارالفکر بیروت)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

مدینہ [1] اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے حُضُور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایسی جزا عطا فرمائے جس کے وہ اہل ہیں۔

اَعلٰی حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے عقیدت

سوال: آپ کو **اعلٰی حضرت** علیہ رحمۃ ربِّ العزّۃ سے کب **عقیدت** پیدا ہوئی؟

جواب: **بچپن** میں آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نعتوں کے **مَقْطَع**[1] میں **رضاؔ** سُن کر مَیں سمجھتا تھا کہ یہ کوئی شاعِر ہونگے۔ ایک بار ہمارے محلّے کی بادامی مسجِد کے اندر مرحوم حاجی زکریا جو کہ گونڈل (ھند) کے میمن تھے اور غالباً اِسی مسجِد کے متوَلّی بھی تھے، انہوں نے **رضاؔ** کے ساتھ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہا تو مجھے تعجب ہوا، کیونکہ ذِہن بنا ہوا تھا کہ اَولیائے کرام کے نام کے ساتھ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہا جاتا ہے لہٰذا میں نے بھولپن کے ساتھ مرحوم حاجی زکریا صاحِب سے **سُوال** کیا کہ کیا ''**رضاؔ**'' کوئی **وَلِیُّ اللہ** تھے؟ تو اُنہوں نے مجھے اعلٰی حضرت اِمام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کا بَصَد عَقیدت تَعارُف کروایا۔ ان کا

---

[1] کلام کے جس آخری شعر میں شاعر اپنا تخلُّص لکھتا ہے اُس شعر کو مَقْطَع کہتے ہیں۔

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

عقیدتمندانہ اَندازِ تفہیم دِل میں گھر کر گیا اور مَیں **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا **مُعتَقِد** بن گیا۔ پھر جب کچھ بڑا ہوا اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں مزید **معلومات** حاصل ہوئیں اور ان کی تَصانیف وفتاویٰ کا مُطالَعہ کیا تو بس اِنہیں کا ہو کر رہ گیا اور یہ ٹھان لی کہ **مُرید** بھی بنوں گا تو صِرف اور صِرف انہیں کے سلسلے میں بنوں گا۔ لہٰذا خوش قِسمتی سے **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مُرید اور خلیفۂ مَجاز سیِّدی **قُطبِ مدینہ** حضرت شَیخُ الفَضِیلَۃ مولانا ضیاء الدین احمد مَدَنی عَلَیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی کی بَیعَت سے مُشَرَّف ہو گیا۔ بس اس کے سِوا اور کیا کہوں کہ اگر میرے پاس ''**کچھ**'' ہے بھی تو وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے بطفیلِ مُصطفٰی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **فَیضانِ رَضا** ہے۔

کیسے آقاؤں کا ہوں بندہ رضاؔ
بول بالے مِری سرکاروں کے

دَرَخْت کے نیچے کلِمہ شریف پڑھنے کی حکمت

سوال: ایک مرتبہ آپ کو دیکھا گیا کہ آپ نے دَرَخْت کے نیچے **بلند آواز** سے کلمۂ پاک پڑھا، اس میں کیا **حِکمت** تھی؟

جواب: **اَلْحَمْدُ لِلّٰه** عَزَّوَجَلَّ مَیں نے اس دَرَخْت کو **بُلند آواز** سے **کلمۂ طَیِّبہ** سُنا کر اپنے اِیمان پر گواہ بنایا ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر کی آواز جہاں تک جاتی ہے ہر خشک وتَر شے اس کے لئے **گواہ** بن جاتی ہے۔

بلند آواز سے ذِکر کرنے کی فضیلت

صاحِبِ **تفسیر رُوحُ البیان** علّامہ اِسمٰعِیل حقی عَلَیہ رَحمۃُ اللّٰہِ القَوِی پارہ **4** سورۂ آل عمران آیت **191**: ﴿ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ...... الْاٰیة﴾ کے تحت فرماتے ہیں: "**بلند** آواز سے ذِکر کرنا جائز بلکہ مُستَحَب ہے جب کہ رِیا نہ ہو، تاکہ دِین کا اِظہار ہو، ذِکر کی بَرَکت گھروں میں سامِعِین تک پہُنچے اور جو کوئی اس کی آواز سُنے ذِکر میں

مَشغُول ہوجائے اور قِیامت کے دن ہر خشک وتر ذِکر کرنے والے کے اِیمان کی گواہی دے۔(تَفسِیرِ رُوحُ البَیان ج۲ ص۱٤۷ کوئٹہ)

ذِکرِ بِالْجَھر یعنی بلند آواز سے کرنے میں یہ احتیاط ضَروری ہے کہ کسی نَمازی، تالی (یعنی تلاوت کرنے والے)، مریض یا سوتے کو ایذا نہ ہو۔

اذان کی آواز کی گواہی

حضرتِ سیِّدُنا ابُوسعید خُدرِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مَدَدگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان خُوشبودار ہے: جہاں تک مؤذِّن کی آواز پہُنچتی ہے وہاں تک جو بھی جِنّ اور انسان یا کوئی بھی چیز (یعنی جمادات، نباتات، حیوانات وغیرھا) اذان کی آواز سنے گی وہ قیامت کے دن مؤذِّن کے لئے گواہی دے گی

۔(صَحِیحُ البُخَارِی ج۱ ص۲۲۲ حدیث ٦۰۹ دارالکتب العلمیة بیروت)

ہر چیز تسبیح کرتی ہیں

علّامہ نُورالدِّین علی بن سُلطان القارِی عَلَیہ رَحمۃُ اللّٰہِ البارِی اِسی حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: صحیح یہی ہے کہ جَمادات (یعنی دھات، پتھر، پہاڑ وغیرہ)، نباتات (یعنی درخت، پودے، سبزیاں وغیرہ) حیوانات عِلم واِدراک (سمجھ) اور تَسبیح کرنے کی صلاحیّت رکھتے ہیں جیسا کہ **اللہ** رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے فرمان: ﴿ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا یَهْبِطُ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِؕ (پ ۱ البَقَرۃ ۷۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور کچھ وہ ہیں جو **اللہ** کے ڈر سے گِر پڑتے ہیں ﴾ اور ﴿ وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ (پ ۱۵ الاَسرَآء ۴۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور کوئی چیز نہیں جو اِسے سراہتی ہوئی اس کی پاکی نہ بولے ﴾ **نیز** حضرت سیِّدُنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کا فرمان کہ ایک **پہاڑ** دوسرے سے کہتا ہے: ''کیا تجھ پر کسی ایسے شَخص کا گزر ہوا جس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کیا ہو؟ پس جب وہ ہاں

میں جواب دیتا ہے تو دوسرا **خوش** ہوجاتا ہے۔" [شُعَبُ الْاِیمان للبَیہقی ج ۱ ص ۴۰۲ حدیث ۵۳۸ دارالکتب العلمیة بیروت] (مَذکورہ بالا آیات و رِوایت) سے **معلوم** ہوا اور اِمام **بغوی** علیہ رحمۃ اللہ القوی نے **فرمایا**: وَھٰـذَا مَذْھَبُ اَھْلِ السُّنَّةِ یعنی اہلِ سُنَّت کا یِہی مَذہَب ہے۔

(مِرْقَاةُ الْمَفَاتِیح ج ۲ ص ۳۴۸ دارالفکر بیروت)

زمین کے حصوں کی آپس میں گفتگو

طَبَرانی شریف میں حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے: "کوئی صُبح شام ایسی نہیں مگر یہ کہ زمین کا ایک ٹکڑا دوسرے کو پُکار کر کہتا ہے: اے پڑوسی! کیا تجھ پر آج کسی ایسے مردِ صالح کا گزر ہوا ہے جس نے تجھ پر نَماز پڑھی ہو یا **اللہ** رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کیا ہو پس اگر وہ ہاں کہہ دے تو یہ (پُکارنے والا) خیال کرتا ہے کہ اِس کے سَبَب اُسے اِس پر فضیلت حاصل ہوگئی ہے۔

(اَلْمُعجَمُ الاوسط لِلطّبَرانی ج ۱ ص ۱۷۱ حدیث ۵۶۲ دار الکتب العلمیة بیروت)

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے سُنّتوں بھرے **اِجتماعات** میں **ذکر و دُرود بلند آواز** سے کرنے کا سلسلہ ہوتا ہے اور اس کے علاوہ **تلاوتِ قراٰنِ مجید،نعت شریف ،بیان ،دُعا، صلوٰۃ و سلام،سُنَّتیں ،آداب اور دُعائیں سیکھنے سکھانے** کے حَلْقوں کی بھی ترکیب ہوتی ہے۔اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اِسلامی** کے اِن اِجتماعات کی بَرَکت سے بے شُمار لوگ گناہوں بھری زندگی اور **بُرے ماحول** سے تائب ہو کر صوم و صلوٰۃ اور سرکار صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **سُنَّتوں** کے پابند بن چکے ہیں۔آپ بھی اپنے قُلُوب و اَذہان کو ذِکر و دُرود کی لَذَّتوں سے آشنا کرنے، **اَللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّۃ** عَزَّوَجَلَّ کی **سچّی مَحبَّت**،سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے **عشق** سے سَرشار کرنے اور قبر و آخرت سُنوارنے کے لئے **دعوتِ اِسلامی** کے اِن سُنَّتوں بھرے **اِجتماعات** میں ضَرور ضَرور شرکت فرمایا کیجئے۔

اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دوجہاں کی بے شُمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک ''مدنی بہار'' گوش گزار کرتا ہوں۔

ڈبّو اسنوکر کا عادِی صوم وصلوٰۃ کا پابند بن گیا

لیاقت آباد (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اِسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: میں بے تَحاشہ فلمیں ڈِرامے دیکھا کرتا، ڈبّو اِسنوکر کھیلنے کا جُنون کی حدتک شوق تھا حتّٰی کہ کسی کے ڈانٹنے بلکہ مارنے تک سے بھی یہ لَت نہیں چھوٹ سکتی تھی۔ گناہوں کی نُحوست کا عالَم یہ تھا کہ مَعَاذَ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) نَماز پڑھنے سے دِل گھبراتا تھا! **اَللّٰہُ** رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے ہمارے عَلاقے کی **فُرقَانِیَہ مَسْجِد** (لیاقت آباد، بابُ المدینہ کراچی) میں تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اِسلامی** کی طرف سے ہونے والے آخِری عشرۂ رَمَضانُ المُبارَک (۱۴۲۵ھ۔2004ء) کے **اجتماعی**

اِعتِکاف کے اندر میں گنہگار بھی **عاشِقانِ رسُول** کے ساتھ **مُعتَکِف** ہوگیا۔ **اَلحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **''مَدَنی اِنعامات''** کی بَرَکت سے آخِرت بنانے کی سوچ بنی، گناہوں سے کچھ بے رَغبتی پیدا ہوئی۔ پھر قادِریہ رضویہ سلسلے میں مُرید بنا تو نَماز کی پابندی نصیب ہوئی، مَیں نے **ڈبّو اسنوکر** کھیلنا ترک کر دیا۔ **مجھے حیرت ہے میں نے یہ کیسے چھوڑ دیا!** اِس کے بعد دعوتِ اِسلامی کے بینَ الاقوامی **تین روزہ سُنّتوں بھرے اجتماع** کے آخری دن صحرائے مدینہ (بابُ المدینہ) میں حاضِری ہوئی، وہاں ''T.V. کی تباہ کاریاں'' کے موضوع پر بیان ہوا۔ اس کو سُن کر میں **عذابِ قَبْــر و حَشْــر** کے خوف سے لرز اُٹھا اور میں نے عہد کر لیا کہ کبھی بھی T.V. نہیں دیکھوں گا۔ میں نے اپنی پیاری امّی جان کو سُنّتوں بھرے بیان **''T.V. کی تباہ کاریاں''** کی کیسٹ سنائی تو انہوں نے بھی T.V.

دیکھنا بالکل بند کردیا اور سرکارِ غوثُ الاعظم علیہ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم کی مُریدنی بننے کا جَذْبہ پیدا ہوا چُنانچِہ اِن کو بھی **بَیْعَت** (بَے۔عَت) کروا دی۔ اِس کی بَرَکت سے امّی جان **فَرْض نمازوں** کے ساتھ ساتھ **تہجُّد، اِشراق اور چاشت** بھی پابندی سے پڑھنے لگیں۔ خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی عظمت وشان پر میری جان قربان! تھوڑے ہی عرصے میں امّی جان کو **مدینۂ منوّرہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتکریماً کا بُلاوا آ گیا۔ اس پر امّی جان نے خود فرمایا کہ **یہ سب بَیْعَت ہونے کا فَیض ہے**۔ یہ بیان دیتے وَقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں اپنے یہاں **ذَیلی قافِلہ ذِمّہ دار** کی حیثیت سے اپنی پیاری پیاری مَدَنی تحریک، **دعوتِ اِسلامی** کی خدمت کرنے کی کوشِش کررہا ہوں۔

(فَیضانِ سُنَّت جلد اوّل ص۱۵۰۴ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی)

سیکھنے زندگی کا قرینہ چلو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِعتکاف
دیکھنا ہے جو میٹھا مدینہ چلو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پریشانی دُور کرنے کے اَوراد و وظائف

سوال: پریشانی دُور ہونے کا کوئی وِرد بتا دیجئے۔

جواب : (۱) لاحول شریف (لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم) کی کثرت کیجئے اس سے 99 بلائیں دُور ہوتی ہیں، اِن میں سب سے آسان تر بلا پریشانی ہے اور لاحول شریف روزانہ 60 بار پڑھ کر پانی پر دَم کر کے پانی پی لیا کریں۔

(اَلْمَلْفُوظ حصّہ اوّل ص ۱۶۳ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

(۲) ہر نَماز کے بعد پیشانی پر ہاتھ رکھ کر یہ دُعا پڑھ لیا کریں: ''بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمِ، اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّی الْھَمَّ وَالْحُزْنَ'' (اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) ہر پریشانی اور غَم ومَلال سے اَمان پائیں گے۔

(اَلْوَظِیْفَۃُ الْکَرِیْمَۃُ ص ۲۱ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا بابُ المدینہ کراچی)

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ اِمامُ الْعٰبِدین، سلطانُ السّٰجِدین، سیِّدُ الصّٰلِحین، سیِّدُ المُرسَلِین، جنابِ رحمۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب نَماز ادا فرما لیتے تو مبارک پیشانی پر اپنا سیدھا ہاتھ رکھتے اور یہ دُعا پڑھتے:

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمِ، اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّی الْغَمَّ[1] وَالْحُزْنَ

ترجَمہ: اللہ کے نام سے شروع جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ رَحمٰن و رَحِیم ہے اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! دُور فرما مجھ سے غم ومَلال۔

(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبَرَانی ج۲ ص۵۷ حدیث ۲۴۹۹ دارالکتب العلمیة بیروت)

میرے آقائے نعمت، امامِ اہلِسنّت، مجدِّدِ دین وملّت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے اس دعا پر مزید ان الفاظ کا اضافہ فرمایا ہے: ''وَعَنْ اَھْلِ السُّنَّۃِ'' (یعنی اور اہلسنّت سے

[1] طبرانی شریف ہی کی ایک دوسری روایت میں "اَلْغَمّ" کی جگہ "اَلْھَمّ" کے الفاظ بھی مَنْقُول ہیں۔ (ایضاً ص۲۵۱ حدیث ۳۱۷۸)

بھی غم ومَلال دُور فرما)

(اَلْوَظِیْفَۃُ الْکَرِیْمَۃُ ص ۲۱ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا بابُ المدینہ کراچی)

تمام مسلمانوں کو دُعا میں شریک کرنے کی فضیلت

دُعا کے آداب میں سے ایک اَدَب یہ بھی ہے کہ اپنے لئے دُعا کرنے کے ساتھ دوسرے مسلمانوں کو بھی شامل کرلے جیسا کہ رئیس المُتَکلِّمین حضرت مولانا نقی علی خان علیہ رحمۃ المنّان اپنی کتاب "اَحْسَنُ الْوِعَاء لِآدَابِ الدُّعَاء" میں دُعا کا ایک اَدَب یہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ جب اپنے لئے دُعا مانگے تو سب اہلِ اِسلام کو اس میں شریک کرلے۔

میرے آقا، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اِسی کے تحت دوسروں کو دُعائے خیر میں شامل کرنے کی وجہ بیان فرماتے ہیں کہ "اگر خود یہ قابلِ عطا نہیں، کسی بندے کا طُفیلی ہو کر مُراد کو پہنچ جائے گا"۔ پھر

چند احادیثِ مبارَکہ نَقْل فرماتے ہیں:

”یَانَبِی“ کے 5 حُرُوف کی نسبت سے 5 فرامینِ مُصطَفٰے

مدینہ ۱ جو شَخص مسلمان مردوں اور عورَتوں کے لئے دُعائے خیر کرتا ہے، قِیامت کو اِن کی مجلسوں پر گزرے گا، ایک کہنے والا کہے گا: یہ وہ ہے کہ تمہارے لئے دُنیا میں دُعائے خیر کرتا تھا۔ پس وہ اس کی **شَفاعت** کریں گے اور جنابِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کر کے **بَہِشت** (جنّت) میں لے جائیں گے۔

(اَحْسَنُ الْوِعَاء لِآدَابِ الدُّعَاء ص۲٦ مکتبة المدینه بابُ المدینه کراچی)

مدینہ ۲ **اللہ** تعالیٰ اس شَخص کے لئے ہر مسلمان مرد و مسلمان عورَت کے بدلے میں **ایک ایک نیکی** لکھے گا۔

(الجامِع الصّغیر ص ۵۱۳ حدیث ۸۴۱۹ دارالکتب العلمیة بیروت)

مدینہ ۳ ہرروز مسلمان مَردوں اور مسلمان عورَتوں کے لئے 27 بار اِستِغفار کرنے والے کی دُعا **مقبُول** ہوتی ہے اور ان کی بَرَکت سے خَلق (مخلوق) کو **روزی ملتی** ہے۔

(الجامع الصّغیر ص ۵۱۳ حدیث ۸٤۲۰ دارالکتب العلمیة بیروت)

مدینہ ۴ **اللہ** تعالیٰ کو کوئی دُعا اس سے زیادہ **محبوب** نہیں کہ آدمی عرض کرے **"اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ رَّحْمَةً عَامَّةً"** ترجمہ: یاالٰہی عَزَّوَجَلَّ ! اُمّتِ محمدیہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم پر عام رحمت فرما۔ (یعنی دُنیا میں بھی اورآخرت میں بھی)۔

(کنز العُمّال ج۲ ص۳۵ حدیث۳۲۰۹ دار الکتب العلمیة بیروت)

مدینہ ۵ **بنی آدم** کے جتنے بچّے پیدا ہوں گے، سب اس کے لئے **اِستِغفار** کریں، یہاں تک کہ وفات پائیں۔

(اَحْسَنُ الْوِعَاء لِآدَابِ الدُّعَاء ص۲۸ مکتبة المدینہ بابُ المدینہ کراچی)

مُسافِر کی دُعا قبول ہوتی ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے سُنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافلوں** میں راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے **عاشقانِ رسول** کے ہمراہ سفر کرنے کی بَرَکت سے جہاں پنج وقتہ نَماز ونوافل کی پابندی نصیب ہوتی ہے، پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّتیں بھی سیکھنے کو ملتی ہیں اور علمِ دِین کے لئے سفر کا ثواب حاصِل ہوتا ہے، اِن فوائد وثَمرات کے ساتھ ساتھ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بے شُمار دینی ودُنیوی **پریشانیوں سے بھی نَجات ملتی ہے** کہ مسافر کی دُعا مَقبُول ومُستَجاب ہے، چُنانچہ **حضرتِ** سیِّدُنا ابُو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے **مروی ہے** کہ حُضُورِ پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے: ”**تین** دُعائیں ایسی ہیں کہ جن کی قَبولیت میں کوئی شک نہیں:

(1) مَظلُوم کی دُعا (2) مُسافِر کی دُعا (3) اَولاد کے حق میں باپ کی دُعا۔''

(سُنَن تِرمِذی ج۳ص۳۶۲حدیث ۱۹۱۲ دارالفکر بیروت)

نئی زندگی مِل گئی

ایک مَز دُور کے گُر دے فیل ہو گئے ۔ عزیزوں نے اَسپتال میں داخِل کروا دیا۔ اُس کا اَوباش بھانجا عِیادت کیلئے آیا۔ ماموں جان زندگی کی آخری گھڑیاں گِن رہے تھے۔ اِس کا دِل بھر آیا اور آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔ اُس نے سُن رکھا تھا کہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافِلے میں سفر کے دَوران دُعا قبول ہوتی ہے ۔ چُنانچِہ وہ **مَدَنی قافِلے** میں سفر پر چل دیا اور خوب گِڑ گِڑا کر **ماموں جان** کی صِحّت یابی کیلئے دُعا کی ۔ جب **واپَس پلٹا تو ماموں جان صِحّت یاب ہو کر گھر بھی آ چکے تھے اور اب نَماز کیلئے گھر سے نِکل کر خِراماں خِراماں جانِبِ مسجِد رَواں دَواں تھے**۔ یہ رَحمت بھرا

منظر دیکھ کر اُس نَو جوان نے گناہوں بھری زندگی سے تَوبہ کی اور اپنے آپ کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی رنگ میں رنگ لیا۔

(فَیضَانِ سُنّت جلد اوّل ص ۸۲ مکتبة المدینه بابُ المدینه کراچی)

مرض گمبھیر ہو، گرچہ دِلگیر ہو   ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو
غم کے بادَل چَھٹیں اور خوشیاں ملیں   دل کی کلیاں کِھلیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

پیرومُرشِد کے لیے دُعائے مَغفِرت کر سکتے ہیں

سوال: اپنے پیرومُرشِد کے لئے دُعائے مَغفِرت کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: کر سکتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں اپنے پیرومُرشِد سیِّدی قُطبِ مدینہ مولانا ضیاءالدین احمد مدنی عَلَیہ رَحمةُ اللّٰہِ الغَنِی کیلئے دُعائے مَغفِرت کرتا ہوں۔ مُرشِد تو مُرشِد، صَحابہٴ کرام علیہم الرضوان کے لئے بھی دُعائے مَغفِرت کرنا جائز ہے باوُجود یہ کہ اللّٰہ تعالیٰ

نے اِن سے بلاحِساب **جنّت** کا **وعدہ** فرمایا ہے۔ اِسی طرح ہر اس شخص کے لئے دُعائے **مَغْفِرت** کرسکتے ہیں جس کا خاتمہ **ایمان** پر ہوا ہو۔ **قراٰنِ پاک** میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۰﴾

(پ۲۸ الحشر ۱۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: **اور وہ جو ان کے بعد** آئے عرض کرتے ہیں، اے ہمارے ربّ! ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دِل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ، اے ہمارے ربّ! بے شک تُو ہی نہایت مہربان رَحم والا ہے۔

اِس آیت کے تحت خَزائِنُ الْعِرفان میں ہے: **جس کے دِل میں** کسی صَحابی کی طرف سے **بُغض یا کدُورت** ہو اور وہ اُن کے

لئے دُعائے رَحمت و اِستِغفار نہ کرے وہ مؤمنین کی اَقسام سے خارِج ہے۔ (خَزائِنُ الْعِرْفَان پ۲۸ اَلْحَشر۱۰ پاک کمپنی لاهور)

مُتَعَدَّد احادیثِ مُبارَکہ میں ہے کہ سرکارِ عالی وقار، شَفیعِ روزِ شمار، ہم بے کسوں کے مددگار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے لوگوں کو صَحابۂ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کے اِنتقال کے بعد ان کے لئے اِستِغفار کرنے کا حکم فرمایا۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابُو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ جس دن شاہِ حَبَشہ حضرتِ سیِّدُنا نجاشی رضی اللہ تعالٰی عنہ[1] کا اِنتقال ہوا، شَہَنْشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحِبِ مُعَطَّر پسینہ، باعِثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اِن کے اِنتقال کی خبر دی اور فرمایا: "اِسْتَغْفِرُوا لِاَخِیْکُمْ"

[1] نجاشی حبشہ کے ہر بادشاہ کا لقب ہے البتہ حدیثِ پاک میں مذکور شاہِ حبشہ کا اَصل نام اَصْحَمَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے جو کہ مُتَعَدَّد احادیثِ مبارَکہ میں بھی مروی ہے، عَرَبی میں اس کا معنیٰ "عَطِیّہ" ہے۔
(شَرح صَحِیح مُسلِم لِلنَوَوی ج٤ ص۲۲ دارالکتب العلمیة بیروت)

یعنی اپنے بھائی کے لئے اِستِغفار کرو۔

(سُنَن نَسائی ص۳٤٤ حدیث۲۰۳۹ دارالکتب العلمیة بیروت)

اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عثمان بن عَفّان رضی اللہ تعالٰی عنہ کے **غلام** حضرتِ سیِّدُ ناھَانی رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں کہ نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شَہَنْشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب مَیِّت کو دَفن کرنے سے فارِغ ہوئے تو اس پر کھڑے ہو کر فرمایا: "اپنے بھائی کے لئے **اِستِغفار** کرو اور اس کے لئے (قبر کے سُوال وجواب میں) **ثابت قدمی** کا سُوال کرو کہ اب ان سے (قبر میں) سُوال کیا جائے گا۔ امام ابُو داؤد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ وہ بَحِیر بن رَیُسَان رضی اللہ تعالٰی عنہ تھے۔

(سُنَن اَبی دَاوٗد ج۳ ص۲۸۹ حدیث ۳۲۲۱ داراحیاء التراث العربی بیروت)

تمام صَحابۂ کرام علیہم الرضوان جنّتی ہیں

یاد رہے کہ تمام صَحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین اَعلیٰ و اَدنیٰ (اور ان میں

ادنیٰ کوئی نہیں) سب **جنّتی** ہیں، وہ جہنّم کی بھنک (یعنی ہلکی سی آواز بھی) نہ سُنیں گے اور ہمیشہ اپنی مَن مانتی مُرادوں میں رہیں گے، مَحشر کی وہ بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی، **فِرِشتے** ان کا اِستِقبال کریں گے کہ یہ ہے وہ دن جس کا تم سے **وعدہ** تھا۔ یہ سب مضمون قرآنِ عظیم کا اِرشاد ہے۔

(بہارِشریعت حصّہ ۱ ص۱۲۷ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی)

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ مجید میں اِرشاد فرماتا ہے:

لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَؕ اُولٰٓىٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْاؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰىؕ

(پ ۲۷ اَلْحَدِیْد ۱۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتحِ مکّہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے **اللہ** جنّت کا وعدہ فرما چکا۔

ایک اور مقام پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے:

لَا یَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ وَ الْمُجٰهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ دَرَجَةً ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی ؕ وَ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۹۵﴾

(پ٥ النسآء ٩٥)

ترجَمۂ کنزالایمان: برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہِ خُدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں، **اللہ** نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کا درجہ بیٹھنے والوں سے بڑا کیا اور **اللہ** نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور **اللہ** نے جہاد والوں کو بیٹھنے والوں پر بڑے ثواب کی فضلیت دی ہے۔

اِن آیات مبارکہ کے تحت **جَمْہُور مُفَسِّرِین** نے لکھا ہے کہ **اللہ** تعالیٰ کا یہ وعدۂ جنّت صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے دونوں گُرُوہوں سے ہے یعنی فتحِ مکّہ سے **قبل اِیمان** لانے والے اور

فتحِ مکّہ کے **بعد اِیمان** لانے والے اور **جہاد** میں شرکت کرنے والے اور بیٹھنے والے، اور ''اَلْحُسْنٰی'' سے مُراد جنّت ہے اَلْبَتّہ ان کے مرتبہ و مقام کے اِعتِبار سے جنّت کے دَرَجات **مختلف** ہوں گے جیسا کہ اِن **مذکورہ** آیات کے **تحت** تفسیر ابنِ عبّاس، تفسیرِ جلالین، تفسیرِ کبیر، تفسیرِ بیضاوی، تفسیرِ خازِن، تفسیرِ رُوحُ المَعَانی وغیرھا میں **مذکور** ہے۔

چھوٹے بچّے کا تیجہ کرنا کیسا؟

سوال: چھوٹا بچہ فوت ہو جائے تو کیا اس کا **تیجہ** وغیرہ کر سکتے ہیں؟

جواب: کر سکتے **ہیں۔** چھوٹے بچے کو بھی اگر ایصالِ ثواب کریں تو اس کو ثَواب پہُنچتا ہے۔ **تیجہ**، دسواں، چالیسواں یہ سب **اِیصالِ ثواب** کے ذِرائِع ہیں[1] اِن کا کرنا کارِثواب ہے، نہ کریں تو گناہ نہیں۔

مدینہ

[1] سوئم، چہلم کی مجالس میں نیز گیارھویں شریف کی نیاز کی دعوت وغیرہ کے مواقع پر..... بقیہ اگلے صفحہ پر

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّ دِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے چھوٹے بچّے کو **ایصالِ ثواب** کرنے کے بارے میں سُوال کیا گیا تو اِرشاد فرمایا: ''**ضَرور جائز** ہے اور بے شک ثَواب پہُنچتا ہے **اہلِ سُنّت** کا یہی **مَذہَب** ہے۔'' **مزید** فرماتے ہیں: ''اس میں کوئی شک نہیں کہ **بچّہ اہلِ ثَواب** میں سے ہے۔(کیونکہ) حدیثِ شریف کی تَصرِیحات، عُلَمائے کرام کے اِرشادات **مُطلَق مذکور** ہیں کہ جن میں کوئی **تخصیص** (تَخْ۔صِیص) نہیں (یعنی بالِغ ونابالِغ کی کوئی قید مذکور نہیں)۔''

(فتاوٰی رَضَوِیہ مُخرَّجہ ج۲۳ ص۱۲۴ مرکزالاولیاء لاھور)

مـــــــــــــــــــــــــــــــدینہ

بقیہ گذشتہ صفحہ: ایصالِ ثواب کیلئے'' لنگرِ رسائل'' کے مَدَنی بستے لگوائیے۔ **ایصالِ ثواب** کے لئے اپنے مرحوم عزیزوں کے نام ڈلوا کر **فیضانِ سُنّت**، **نَماز کے اَحکام** اور دیگر چھوٹی بڑی کتابیں، رسالے اور پمفلٹ وغیرہ کی تقسیم کرنے کے خواہشمند اِسلامی بھائی مَکتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے رُجوع کریں۔

اِیصالِ ثواب کا طریقہ اور اس کے بارے میں دِلچسپ معلومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ مختصر سا رِسالہ "**فاتحہ کا طریقہ**" مُلاحظہ فرمالیجئے۔

حَج و عُمرہ کیلئے سُوال کرنا کیسا؟

سوال: کیا حج و عُمرے کے لئے سُوال کرسکتے ہیں؟

جواب: ہرگز نہیں کرسکتے۔ **حج و عُمرہ** کرنے والے کے پاس اپنے سفر و طَعام کے تمام اَخراجات ہونے چاہئیں۔

صَدرُ الافاضل حضرتِ علاّمہ مولانا نعیم الدین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی اپنی تفسیر **خزائنُ العِرفان** میں پارہ 2 سُورۃ البقرۃ کی آیت **198**: { وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى (پ۲ البقرة ۱۹۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے } کے تحت فرماتے ہیں: "بعض یمنی **حج** کیلئے بے سامانی کے ساتھ روانہ ہوتے تھے اور اپنے آپ کو مُتَوَکِّل کہتے تھے اور مکّۂ

مُکرّمہ میں پہُنچ کر **سُوال** شروع کر دیتے اور کبھی غَصَب وخِیانت کے مُرتکِب ہوتے۔ان کے بارے میں آیتِ مُقدَّسہ نازِل ہوئی اور حکم ہوا کہ **توشہ** لے کر چلو، اَوروں پر بار نہ ڈالو، **سُوال نہ کرو** کہ بہتر توشہ **پرہیزگاری** ہے۔ (خَزائِنُ الْعِرْفَان پ۲ اَلْبَقَرۃ ۱۹۷ پاك كمپنى لاهور)

حج وعُمرہ کے لئے سُوال کرنا درکنار فُقَہائے کرام رحمہم اللہ السّلام نے یہاں تک لکھا ہے کہ غُسل کے بعد اِحرام باندھنے سے پہلے اپنے بَدَن پر خُوشبو لگایئے بشرطیکہ اپنے پاس موجُود ہو، اگر اپنے پاس نہ ہو تو کسی سے خُوشبو کا سُوال مت کیجئے۔

(اَلدُّرُّالْمُختار ورَدُّ الْمُحتارج ۳ص۵۵۹ دارالمعرفة بيروت)

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا جذبۂ عمل

جب سرکار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے **سُوال** کرنے کی **مُمانَعت** فرمائی تو بعض صَحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا حال تو یہ ہوگیا کہ اگر

وہ سُواری پر ہوتے اور ان کا **چابک** گر جاتا تب بھی کسی سے نہ کہتے کہ اُٹھادو، خود ہی نیچے اُتر کر اُٹھا لیتے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عوف بن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ جب شَہَنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجَمال،، دافِعِ رنج و مَلال، صاحِبِ جُودونَوال، رسُولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا: وَلَا تَسۡأَلُوا النَّاسَ شَيۡئًا (یعنی لوگوں سے کسی شے کا سُوال نہ کرو) تو راوی فرماتے ہیں کہ بعض صَحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین ایسے بھی تھے کہ اگر ان کا **چابک** گر جاتا تو کسی سے نہ کہتے کہ یہ **چابک** اِنہیں اُٹھا کر دیں۔

(سُنَن اَبی دَاوٗد ج۲ ص۱۶۹ حدیث ۱۶۴۲ داراحیاء التراث العربی بیروت)

جنّت کی ضمانت

حضرتِ سیِّدُنا ثَوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم،

رسُولِ اکرم، شَہَنْشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''**جو شخص مجھے اس بات کی ضَمانت دے کہ لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگے، تو مَیں اُسے جنّت کی ضَمانت دیتا ہوں۔**'' حضرتِ سیِّدُنا ثَوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ مَیں اس بات کی ضَمانت دیتا ہوں۔ چُنانچِہ وہ کسی سے کچھ نہیں مانگا کرتے تھے۔

(مُسْنَد اِمَام اَحْمَد بِن حَنْبَل ج۸ ص۳۲۲ حدیث ۲۲۴۳۷ دارالفکر بیروت)

حضرتِ سیِّدُنا ثَوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ جب مَحبوبِ ربِّ ذُوالْجَلال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سُوال کرنے سے مُمانَعت فرمائی تو حضرتِ سیِّدُنا ثَوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سُواری پر سُوار ہوتے اور **چابک** نیچے گر جاتا تو کسی سے نہ فرماتے کہ مجھے اُٹھا کر دو بلکہ خود نیچے تشریف لاتے اور اُٹھا لیتے۔

(سُنَن اِبْنِ مَاجَه ج۲ ص۴۰۰ حدیث ۱۸۳۷ دارالمعرفة بیروت)

”یَاعَفُوُّ“ کے 5 حُرُوف کی نسبت سے سُوال کرنے پر 5 وَعیدیں

سوال: سُوال کرنے کے بارے میں چند ایک **وعیدیں** اِرشاد فرمادیجئے؟

جواب: بلاضَرورتِ شَرعِیَّہ سُوال کرنے کی مُمانَعت پر کثیر اَحادیث وارِد ہیں جن میں سے پانچ عرض کی جاتی ہیں:

(۱) **حضرتِ** سیِّدُنا ابُوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عِبرت نِشان ہے: ”جو مال بڑھانے کے لئے لوگوں سے ان کے اَموال کا **سُوال** کرتا ہے، وہ اَنگارے کا سُوال کرتا ہے تو چاہے زیادہ مانگے یا کم کا سُوال کرے۔“

(صَحِیح مُسلِم ص۵۱۸ حدیث ۱۰۴۱ دارابن حزم بیروت)

(۲) **حضرتِ** سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رِوایت ہے کہ نبیِّ

مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسُولِ اَکرم، شَہَنشاہِ بنی آدم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عِبرت نِشان ہے: ''جو شخص **سُوال** کرے حالانکہ اس کے پاس اِتنا ہو جو اسے بے نیاز کر دے تو بروزِ قِیامت اس حال میں آئے گا کہ سُوال کرنے کی وجہ سے اس کے چِہرے پر **خَراشیں** پڑی ہوں گی۔''

(سُنَن تِرمِذی ج۲ ص۱۳۸ حدیث ۶۵۰ دارالفکر بیروت)

مدینہ ۳ **نُور** کے پیکر، تمام نبیوں کے سَروَر، دو جہاں کے تاجوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرتِ نِشان ہے: ''جس شخص نے بِغیر **فاقے** کے **سُوال** کیا تو بِلا شُبہ وہ اَنگارا کھاتا ہے۔''

(مُسنَد اِمَام اَحمَد بن حَنبَل ج۶ ص۱۶۲ حدیث۱۷۵۱۶ دارالفکر بیروت)

مدینہ ۴ **سرکارِ** مدینہ، راحتِ **قلب** وسینہ، باعِثِ نُزولِ سکینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''جو شخص لوگوں سے **سُوال** کرے حالانکہ نہ اسے فاقہ پہنچا، نہ اِتنے بال بچے ہیں جن کی طاقت نہیں رکھتا تو

قِیامت کے دن اِس طرح آئے گا کہ اس کے مُنہ پر گوشت نہ ہو گا۔" (شُعَبُ الْاِیْمَان ج۳ص۲۷۴حدیث ۳۵۲۶دارالکتب العلمیة بیروت)

مدینہ ۵ حُضُورِ پاک، صاحِبِ لَوْ لاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عِبرت نِشان ہے: "جو شخص سُوال کرے اور اس کے پاس اِتنا ہے کہ اسے بے پرواہ کرے، وہ آگ کی زیادَتی چاہتا ہے۔ عرض کی گئی، یارسُولَ اللّٰہ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم)! وہ کیا مِقدار ہے جس کے ہوتے ہوئے سُوال جائز نہیں؟ فرمایا، "دِن اور رات یا رات اور دِن کا کھانا۔"

(اَلسُّنَنُ الْکُبریٰ لِلْبَیْھَقِی ج۷ص۳۹حدیث۱۳۲۱۲دارالکتب العلمیة بیروت)

مِسکین کی تعریف

سوال: مسکین کی تعریف بھی بتادیجئے۔

جواب: جس کے پاس ایک دِن کے کھانے اور پہننے کا نہ ہو وہ مسکین ہے۔

اگر کپڑے ہیں، کھانا نہیں تو کھانے کے لئے **سُوال** کرسکتا ہے۔کھانا ہے اور کپڑے نہیں تو اب کپڑے مانگ سکتا ہے۔

فتاوٰی عالمگیری میں ہے: ''**مسکین** وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو حتّٰی کہ کھانے اور بَدَن چُھپانے کے لئے بھی **سُوال** کرنے کا مُحتاج ہو پس اس کے لئے **سُوال** کرنا **حلال** جبکہ **فقیر** کے لئے **سُوال** کرنا **حلال نہیں** کیوں کہ بَدَن کو ڈھانپنے کے بعد جو ایک دِن کے کھانے کا مالِک ہو اس کے لئے **سُوال کرنا حلال نہیں**۔''

(اَلْفَتَاوی الھِندِیّۃ ج ۱ ص۱۸۷۔ ۱۸۸ کوئٹہ)

پیشہ ور بھکاریوں کے بارے میں حکم

سوال: بعض لوگ جو بطورِ پیشہ بھیک مانگتے ہیں اِن وعیدوں کی رُو سے وہ تو سخت مُجرِم ہوئے؟

جواب: جی ہاں! میرے آقا، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مجدّدِ دین وملّت

مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے **پیشہ ور گداگروں** (بھکاریوں) کے بارے میں سُوال کیا گیا تو اِرشاد فرمایا: ''جو اپنی ضَروریاتِ شَرعِیَّہ کے لائق مال رکھتا ہے یا اس کے کَسب پر قادِر ہے اسے **سُوال حرام** اور جو اس مال سے آگاہ ہو اسے دینا **حرام**، اور لینے اور دینے والا دونوں **گنہ گار و مُبتَلائے آثام** (یعنی گناہوں میں مبتَلا ہوئے)۔'' (فتاوٰی رَضَوِیّہ مُخرّجہ ج ۱۰ ص ۳۰۷ مرکزالاولیاء لاھور)

فتاوٰی عالمگیری میں ہے: ''جس کے پاس اس دن کے کھانے کے لئے موجود ہو اس کے لئے سُوال کرنا **حلال نہیں**۔ سائل نے اس طریقے پر جو جمع کیا وہ **خبیث مال** ہے۔''

(اَلْفَتاوی الْھِنْدِیّۃ ج ۵ ص ۳۴۹ کوئٹہ)

گداگری کی موجودہ صورتِ حال

صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی

اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''**آج کل** ایک عام بَلا یہ پھیلی ہوئی ہے کہ اچھّے خاصے **تندُرُست** چاہیں تو کما کر اَوروں کو کھلائیں، مگر انہوں نے اپنے وُجُود کو بیکار قرار دے رکھا ہے، کون محنت کرے مُصِیبَت جَھیلے ، بے مشقّت جو مل جائے تو تکلیف کیوں برداشت کرے۔ ناجائز طور پر **سُوال** کرتے اور بھیک مانگ کر پیٹ بھرتے ہیں اور بَہُتیرے ایسے ہیں کہ مَزدُوری تو مَزدُوری، چھوٹی موٹی تِجارت کو ننگ و عار (شرم وذِلّت کا کام) خیال کرتے اور بھیک مانگنا کہ حقیقۃً ایسوں کے لئے بےعزّتی و بےغیرتی ہے، مایۂ عزت جانتے ہیں اور بَہُتوں نے تو بھیک مانگنا اپنا **پیشہ** ہی بنا رکھا ہے، گھر میں ہزاروں روپے ہیں، **سُود کا لَین دین** کرتے، **زِراعت** وغیرہ کرتے ہیں مگر بھیک مانگنا نہیں چھوڑتے، اُن سے کہا جاتا ہے تو جواب دیتے ہیں کہ یہ ہمارا پَیشہ ہے واہ صاحِب واہ! کیا ہم اپنا پَیشہ

چھوڑ دیں! حالانکہ ایسوں کو سُوال حرام ہے اور جسے اُن کی حالت معلوم ہو، اُسے جائز نہیں کہ ان کو دے۔"

(بہارِ شریعت حصّہ ۵ ص ۷۵ ۔ ۷٦ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی)

نا سمجھ بچّے کے ذَبیحے کا حکم

سوال: نا سمجھ بچّے کا ذَبیحہ حلال ہے یا حرام؟

جواب: **نا سمجھ بچّے کا ذبیحہ حرام ہے۔** میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنّت، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "جِنّ، مُرتَد، مُشرِک، مَجوسی، مجنون (یعنی پاگل)، **نا سَمَجھ** اور اُس شَخص کا جو قَصدًا تکبیر ترک کر دے ذبح شُدہ جانور حرام ومُردار ہے، اور ان کے علاوہ کا حلال ہے جبکہ رگیں ٹھیک کٹ جائیں، اگرچہ ذَبح کرنے والی عورَت ہو یا **سمجھ والا بچّہ** یا گُونگا یا بے خَتنہ ہو، اور اگر ذبح ہونے والا شِکار ہو تو یہ بھی شرط ہے کہ ذَبیحہ حَرَم میں نہ

ہو ذابح (یعنی ذبح کرنے والا) اِحرام کی حالت میں نہ ہو۔''

(فتاوٰی رَضَوِیّہ ج ۲۰ ص ۲۴۲ مرکزالاولیاء لاھور)

اِحرام کی حالت میں مُرغی ذبح کرنا

سوال: احرام کی حالت میں مُرغی ذبح کرسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: کرسکتا ہے۔ صَدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی اس عنوان: ''یہ باتیں احرام میں جائز ہیں'' کے تحت لکھتے ہیں: ''پالتو جانور اونٹ، گائے، بکری، مُرغی وغیرہ ذبح کرنا۔''

(بہارِشریعت حصّہ ٦ ص ٥٢ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

ہوٹل سے بِغیر اجازت پانی پینا یا ہاتھ دھونا کیسا؟

سوال: کیا ہوٹل سے بغیر پوچھے پانی پی سکتے ہیں یا وہاں کا کھانا نہ کھانے

کے باوُجُود ہاتھ دھو سکتے ہیں؟

جواب: مالِک کی اِجازت کے بِغیر اِستِعمال نہیں کر سکتے **صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ** حضرتِ علّامہ مولانا مفتی **محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''**بالِغ** کا بھرا ہوا (پانی جو اُس کی مِلک ہو) بِغیر اِجازت صَرف (اِستِعمال) کرنا بھی **حرام** ہے۔

(بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص۵۷ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی)

ہاں اگر اِجازت ہو تو حَرَج نہیں، اِجازت کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں:

مدینہ ۱ اِجازت **صَراحَۃً** ہو جیسے مالِک نے زبان سے کہہ دیا کہ گاہک غیر گاہک ''**ہر ایک کو پینے اور استِعمال کرنے کی اجازت ہے**'' یا یہی کسی ٹنکی یا واٹر کُولر پر لکھوا دیا یا کوئی اور ذَرِیعہ جس سے مالک کی طرف سے اِجازت **معلوم** ہو جائے۔

مدینہ ۲ اجازت **دلالۃً** ہو جیسا کہ وہاں عُرف و عادت ہو کہ مُسافِروں یا راہ

گیروں کو پانی پینے سے مَنْع نہیں کیا جاتا۔ جیسا کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنّت، مجدِّدِ دِین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سبیل کے پانی کے بارے میں فرماتے ہیں: ”مالکِ آب (یعنی پانی کے مالک) کی اجازت مُطلَقاً یا اس شخصِ خاص کے لئے صَراحۃً خواہ دلالۃً ثابت ہو۔ صَراحۃً یہ کہ اُس نے یہی کہہ کر سبیل لگائی ہو کہ جو چاہے پیئے، وُضو کرے، نہائے اور اگر فقط پینے اور وضو کے لئے کہا تو اس سے غسل رَوا (یعنی جائز) نہ ہوگا اور خاص اُس شخص کے لئے یوں کہ سبیل تو پینے ہی کو لگائی مگر اُسے اُس سے وُضو یا غسل کی اِجازت خود یا اس کے سُوال پر دی اور **دلالۃً** یوں کہ لوگ اس سے وضو کرتے ہیں اور وہ منع نہیں کرتا یا سقایہ قدیم ہے اور ہمیشہ یوں ہی ہوتا چلا آیا ہے یا پانی اس درجہ کثیر ہے جس سے ظاہِر ہے کہ صرف پینے کو نہیں مگر جبکہ ثابت ہو کہ اگرچہ کثیر ہے صرف پینے ہی کی

اجازت دی ہے فَاِنَّ الصَّرِیْحَ یَفُوْقُ الدَّلَالَۃَ (یعنی صراحت کو دلالت پر فوقیت حاصل ہے) اور شخصِ خاص کے لئے یوں کہ اس میں اور مالکِ آب میں کمالِ اِنبساط واِتحاد ہے یہ اس کے ایسے مال میں جیسا چاہے تصرُّف کرے، اُسے ناگوار نہیں ہوتا۔''

(فتاوٰی رَضَویّہ مُخرَّجہ ج۲ ص ۴۸۱ مرکزالاولیاء لاھور)

اسی کی مثل چند مسائلِ فِقْہِیَّہ ذکر کرنے کے بعد جلد 2 صَفْحَہ 489 پر فرماتے ہیں: ''خلاصہ یہ ہے کہ اصل دارومدار **عرف** پر ہے''۔

بَہَرحال اِجازت کی جو صُورت بھی ہو اس کے مطابق ہی پانی اِسْتِعمال کرسکتے ہیں یعنی جس کام کے لئے، جتنے اِسْتِعمال کی اجازت ہو، اسی قَدر اسی کام میں صَرف کیا جاسکتا ہے جیسے پانی پینے کے لئے ہے تو کپڑا وغیرہ نہیں دھو سکتے یا کسی بڑے برتن یا واٹر کولر وغیرہ میں بھر کر دوسری جگہ نہیں لیجا سکتے۔ اِسی طرح اِسْتِعمال عُرف و

عادت سے ہٹ کر ہو تو بھی مالِک سے اِجازت لئے بِغیر اِستِعمال نہیں کر سکتے۔ **پھر** یہ اِجازت ہوٹل کے مالِک سے یا اس کے قائم مقام سے لی جائے۔ صِرف **''بَیرے''** یعنی ہوٹل کے ملازِم کی اِجازت بھی کافی نہیں۔

مالِک کی اجازت کے بِغیر پتّھر اُٹھانے کا حکم

سوال: کیا ہم اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُ ناصدِّیقِ **اکبر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ادا کو اپنانے کے لئے سڑک پر پڑے ہوئے پتّھروں کے ڈھیر میں سے گول پتّھر چُن سکتے ہیں؟[1]

جواب: اس اَدا کو اپنانا اگرچہ بڑی سعادت کی بات ہے کہ اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُ ناصدِّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ **غیر ضَروری** گفتگو سے بچنے

مدینہ

[1] **حضرتِ** سیِّدُ ناصدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس ادا کو اپنانے کیلئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃ المدینہ پر **قُفلِ مدینہ** کے پتّھر دستیاب ہیں، جو ھدیّۃً طلب کئے جا سکتے ہیں۔

کے لئے اپنے مبارَک مُنہ میں پتّھر لئے رہتے تھے۔

(کِیمِیَائے سَعادَت ج۲ص۵۶۳ انتشارات گنجینه تهران)

سڑک پر پڑے ہوئے پتھر اٹھانے کی مختلف صورتیں ہیں: مَثَلاً (۱) اگر کسی جگہ اِستِعمال میں آنے والے قیمتی پتھروں کا ڈھیر ہو وہاں سے اُٹھانا منع ہے کہ تعمیر میں استعمال ہونے والے پتھر کسی جگہ جمع شدہ رکھے ہوں ان میں سے لینا کسی کی ملکیت میں ناجائز تَصَرُّف ہے۔(۲) اگر پتھر قیمتی نہ ہوں یعنی ایسے نہ ہوں جو بکتے ہوں، عام راستے پر پڑے ہوں ان کو اٹھانے میں حرج نہیں کہ وہ کسی کی ملکیت میں نہیں۔(۳) یونہی تعمیراتی کم قیمت پتھروں میں سے کوئی ایک آدھ پتھر عام راستے پر پڑا ہوا نظر آئے تو اسے اٹھانے میں بھی حرج نہیں کہ معمولی بے قیمت سی چیز ہے، مالک کی طرف سے ایسی معمولی سی بے قیمت چیزیں اگر کہیں پڑی ہوں تو دَلالۃً اِباحت ہوتی ہے جو

چاہے اِستِعمال کرلے۔ جیسا کہ علّامہ ابنِ نُجَیم مِصْرِی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''کوئی ایسی چیز پائی جو بے قیمت ہے جیسے کھجور کی گٹھلی، اَنار کا چھلکا ایسی اشیا میں اعلان کی حاجت نہیں کیونکہ معلوم ہوتا ہے اِسے چھوڑ دینا اِباحت (یعنی دوسروں کیلئے جائز کر دینا) ہے کہ جو چاہے لے لے اور اپنے کام میں لائے اور یہ چھوڑنا تَمْلِیک (مالِک بنانا) نہیں کہ مَجْہُول (نامعلوم) کی طرف سے تَمْلِیک (مالک بنانا) صحیح نہیں لِہٰذا وہ اب بھی مالِک کی مِلک میں باقی ہے اور (بعض فُقَہائے کرام رحمہم اللہ السّلام یہ فرماتے ہیں کہ) یہ حکم اُسوقت ہے کہ وہ مُتَفَرَّق (منتشر) ہوں اور اگر اِکٹھّی ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ مالِک نے کام کے لئے جمع کر رکھی ہیں لِہٰذا مَحفوظ رکھے۔'' (اَلْبَحْرُالرَّائِق ج ۵ ص ۲۵۶ مُلْتَقَطًا کوئٹہ)

سوال: پُرانی قبض دُور کرنے کے لئے چند آسان نُسخے ارشاد فرما دیجئے۔

جواب: مدینہ روزانہ پانچ عدد اَنجیر کھا لیا کریں۔

مدینہ ۲ چار، پانچ عدد بیج سمیت پکّے اَمرود کھا لیجئے۔

مدینہ ۳ مناسِب مِقدار میں پپیتا (پَ۔پِی۔تا) کھا لیجئے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پیٹ صاف ہو جائے گا۔

مدینہ ۴ ہر چوتھے دن تین چار چَمَّچ اِسپغول کی بھوسی یا ایک چمچ کوئی سا بھی ہاضِم چُورن پانی کے ساتھ نِگل لیجئے۔ اِسپَغول یا ہاضم چُورن کے روزانہ استِعمال سے اکثر یہ بے اَثر ہو جاتا ہے۔

مدینہ ۵ اگر آپ کا ڈاکٹر اِجازَت دے تو ہر دو یا تین ماہ بعد پانچ دن تک صبح و شام ایک ایک ٹِکیہ گرامیکس ۴۰۰ ملی گرام GRAMEX400mg (Metronidazole) استِعمال کیجئے۔ قبض، بدہضمی وغیرہ اَمراض اور پیٹ کی اصلاح کیلئے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک بہترین دَواء ثابت ہو گی لیکن جب بھی اس ٹکیہ کا اِستِعمال شروع کریں تو مسلسل پانچ دن پورے کرنا ضَروری ہے۔ خالی پیٹ میں بھی لے سکتے ہیں۔

"اَحمد رَضا" کے 7 حروف کی نسبت سے اِنتِقال کے بعد مؤمن کے کام آنے والی 7 چیزیں

حضرت سیِّد نا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "**مؤمن** کے انتقال کے بعد اس کے عمل اور نیکیوں میں سے جو چیزیں اسے ملتی ہیں وہ یہ ہیں: (۱) **علم** جسے اس نے سکھایا اور پھیلایا (۲) **نیک اولاد** جسے چھوڑ کر مرا (۳) **قرآن پاک** جسے ورثے میں چھوڑا (٤) وہ **مسجد** جسے اس نے بنایا (٥) **مسافر خانہ** جو اس نے مسافروں کے لئے بنوایا (٦) کسی **نہر** کو جاری کیا (۷) **صدقہ جاریہ** جسے اس نے حالت صحت اور زندگی میں اپنے مال سے دیا۔"

(سُنَن ابن ماجه ج ۱ ص ۱۵۷ حديث ۲٤۲ دار المعرفة بيروت)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

﴿۷۸۶﴾ فہرس ﴿۹۲﴾

مَدَنی مقصد: مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِن شاءَ اللہ عزَّوَجلَّ